

تضاد اور تضاد کا حل

(Conflict and Conflict Resolution)

باب
۵

تدریسی مقاصد:

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ۱۔ لفظ تضاد کی تعریف کر سکیں۔
- ۲۔ تضاد (تفریق، امتیاز، سٹیرو ٹائپ و ثقافتی اختلاف) کے اسباب کی شناخت کر سکیں۔
- ۳۔ اُن لوگوں کی حالت اور مفادات کی نشاندہی کر سکیں جو تضاد میں ملوث ہوں۔
- ۴۔ ذاتی، مقامی، قومی اور عالمی سطح پر تضادات میں شدت کی وجوہات کا تجزیہ کر سکیں۔
- ۵۔ تضاد کے حل کی تعریف کر سکیں۔
- ۶۔ مل کر کام کرنے، سودا بازی اور اتفاق رائے کی تعریف کر سکیں۔
- ۷۔ تضادات کے حل کے انداز کی پہچان کر سکیں۔
- ۸۔ قانون سازی، عدالتی فیصلوں، مصالحت، گفت و شنید اور مواصلات وغیرہ کے ذریعے تضادات حل کرنے کے طریقوں کو بیان کر سکیں۔
- ۹۔ پاکستانی معاشرہ میں اہم تضادات کی نشاندہی کر سکیں۔

- ۱۰۔ قومی سطح پر تضادات کے وجوہات کی شناخت کر سکیں۔
- ۱۱۔ گروہی تضادات کو تشدد کے ذریعے حل کرنے کے نتائج کی نشاندہی کر سکیں۔
- ۱۲۔ یہ بیان کر سکیں کہ قومی سطح پر تضادات کو کیسے دیکھا گیا۔
- ۱۳۔ باہمی مل جل کر اور سودا بازی کے عمل کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی تضادات کو حل کرنے کیلئے حکمت عملیوں کی تجاویز دے سکیں۔

تضاد اور تضاد میں شدت

(Conflict and conflict escalation)

تضاد کی تعریف

تضاد مخالف قوتوں کے درمیان جنگ کا نام ہے۔ لوگوں، نظریات اور اصولوں کے درمیان اختلاف کو تضاد کہا جاتا ہے۔ یہ ناموافق یا متضاد خواہشات، ضروریات اور رجحانات وغیرہ کے درمیان ایک لاشعوری اور نفسیاتی کشمکش کا نام ہے۔ پاکستان میں جدید اور روایتی سوچ، سیاسی نظریات، مذہبی عقائد اور تعلیم یافتہ اور ناخواندہ وغیرہ کے درمیان اختلاف کا نام تضاد ہے۔

تضاد میں شدت کی وجوہات (Causes of Conflict escalation)

تضاد میں شدت کی اہم وجوہات میں درج ذیل بہت اہم ہیں:

۱۔ تنوع (Diversity)

تنوع تضاد کا ایک اہم سبب ہے۔ تنوع یا تفریق کسی گروہ، معاشرہ یا ادارہ میں نسلی، سماجی، بشمول معاشی اقسام وغیرہ کا نام ہے۔

لیتا ہے۔ دراصل یہاں قدیم اور جدید سوچ میں اختلاف تضاد کا باعث بن جاتا ہے۔

ایڈوانس آکسفورڈ ڈکشنری اور انسائیکلو پیڈیا انکارٹا نے کسی کی اصلیت کو مسخ شدہ اور حقائق کے برعکس درجے تک کم کرنا سٹیرو ٹائپ بیان کیا ہے۔ مثلاً ایک مخصوص نسلی گروہ کو بے کار، بے وقوف، بددیانت اور پُر تشدد وغیرہ کے طور پر پیش کیا جائے جبکہ اصل میں وہ گروہ ایسا نہ ہو۔ بعض اہم افراد، اداروں اور گروہوں کو اُن کی حیثیت سے کم بیان کیا جاتا ہے تاکہ اُن کی قیمت پر اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جائے۔ یہ ایک انتہائی غیر انسانی سرگرمی ہے جو تضاد کا باعث بنتی ہے۔

۴۔ ثقافتی اختلاف (Cultural Conflicts)

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ ثقافتوں کے درمیان بھی تصادم ہوتے رہتے ہیں۔ کسی ایک ہی ملک میں جب کئی ثقافتیں موجود ہوں تو وہاں تضاد کا عمل جاری و ساری رہتا ہے۔ ثقافتوں اور تہذیبوں کے درمیان تصادم ایک فطری امر ہے۔ آج کل مسلمان دُنیا مغربی ثقافت کی یلغار کی زد میں ہے۔ کمزور ثقافتیں مضبوط ثقافتوں کی زد میں آتی ہیں۔ اس طرح ثقافتی نفوذ کا عمل جاری رہتا ہے۔ مضبوط ثقافتیں کمزور ثقافتوں پر حکمرانی کرتی ہیں اور اپنے مفادات و نظریات کا تحفظ کرتی ہیں۔

تضاد میں حصہ داروں کے مفادات اور حالت

(The Interests and Conditions of Those Involved in Conflicts)

ہر جنگ، لڑائی، تصادم اور تضاد کے پس منظر میں ملوث لوگوں، اداروں اور ممالک وغیرہ کے مخصوص مفادات ہوتے ہیں۔ یہی مفادات جب غیر پُر امن اور پُر تشدد انداز میں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو تضاد وجود پذیر ہو جاتا ہے۔ عام طور پر تضاد کے ملوثین کی حالت اور مفادات کچھ یوں ہوتے ہیں:

۱۔ فریقین حالت جنگ میں ہوتے ہیں اور مفادات حاصل کرنے کیلئے اکثر غیر انسانی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی راستے اختیار کئے جاتے ہیں۔ طاقت کے ذریعے اپنی بات منوانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

نہیں کہ اس جنگ میں فتح حق بجانب فریق کی ہو۔ ایک گروہ کے مفادات کیلئے دوسرے کو کچلا جاتا ہے یہاں تک کہ حیوانی حربے بھی بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ ایسا کرنا انسانیت کا شیوہ نہیں۔

جنگ اور تصادم کا راستہ اختیار کر کے ملوث لوگ، گروہ یا اقوام اپنی توجہ اندرونی ترقی سے ہٹا دیتے ہیں جو زوال کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ باہمی طور پر برسرِ پیکار قوتیں اپنی صلاحیتوں اور طاقت کا منفی استعمال کرتی ہیں۔ ایک مقام ایسا بھی آتا ہے کہ آخر کار متضاد فریقین تضاد کی وجوہات کو پرامن انداز میں حل کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن تباہی اور بربادی کے بعد۔

فریقین مفادات حاصل کرنے کیلئے خود اپنے آپ اور آئندہ نسلوں کیلئے غیر یقینی اور غیر محفوظ راستہ اختیار کرتے ہیں۔ بھاری قیمت ادا کرنے کے باوجود بھی مفادات حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

تضاد کا راستہ اختیار کرنے سے فریقین معاشرتی، معاشی اور ثقافتی نقصانات کا سامنا کرتے ہیں جس سے معیار زندگی گر جاتا ہے۔

تضاد میں ملوث ہونے والوں کا خیال ہوتا ہے کہ تضاد یا جنگ ایک میوہ دار درخت کو پتھر پھینکنے کی طرح ہے۔ کچھ نہ کچھ ضرور حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے اکثر تضادات محض اسی وجہ سے پیدا کئے جاتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ حاصل ہو۔

عام طور پر مشاہدہ میں یہ بات آتی ہے کہ فریقین کے درمیان تضاد کا اہم سبب معاشی مفادات ہوتے ہیں۔ ملکیت پر تنازعہ، قرضوں، قیمتوں، پیداوار، خرید و فروخت پر تنازعہ، طبقاتی نظام، جاگیر دارانہ نظام، غربت اور وسائل پر تضاد وغیرہ۔ اسے معاشی تضاد بھی کہا جاسکتا ہے۔

نظریات میں اختلاف کی وجہ سے بھی تضادات پیدا ہوتے ہیں۔ ہر ایک فریق کا مفاد یہ ہوتا ہے کہ دوسرے پر اپنی رائے، عقیدہ اور نظریہ کو زبردستی ٹھونس جائے۔ لہذا ملوٹین اپنے نظریات کی ترویج کیلئے پر تشدد یا تضاداتی راستہ اختیار کرتے ہیں۔

اکثر اوقات تضادات کے پیچھے اہم کارفرما عوامل لسانی اور نسلی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ فریقین اپنے اپنے

لسانی و نسلی گروہوں کے مخصوص مفادات کیلئے تضاد کے راستے کا چناؤ کرتے ہیں۔ یہ مفادات معاشی، سیاسی، ثقافتی یا معاشرتی نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔

۹۔ سیاسی برتری اور اجارہ داری حاصل کرنا بھی فریقین کے مقاصد ہو سکتے ہیں۔ ٹکراؤ، تشدد، تصادم، اختلاف برائے اختلاف، منفی تنقید اور غیر صحت مند سیاسی ثقافت اس قسم کی تضاد کے انداز ہیں۔ سیاسی نظریات کی بالادستی، حکومت کا حصول، انتقامی سیاست اور حزب اختلاف وغیرہ تضاداتی سیاست کے مقاصد ہوتے ہیں۔

۱۰۔ ترقی پذیر اور پسماندہ معاشروں میں تضاد کے ذریعے مذہبی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انتہا پسندانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مذہبی عقائد کی بزور شمشیر بالادستی و فوقیت حاصل کرنا فریقین کے مفادات ہو سکتے ہیں۔

۱۱۔ بعض فریقین کا خیال ہوتا ہے کہ پرامن اور قانونی راستوں سے مفادات کا حصول ممکن نہیں کیونکہ ان کے موقف قانونی طور پر کمزور ہوتے ہیں اسلئے وہ ان مقاصد و مفادات کو حاصل کرنے کیلئے ناجائز راستے اپناتے ہیں جو تضاد کا راستہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ اقوام کے درمیان تضادات کے پیچھے قومی مفادات کا فرما ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر معاشی، دفاعی، سیاسی مفادات، قومی و علاقائی سالمیت، شہریوں کی بیرون ملک تحفظ، مذہبی مسائل، معاہدات و سفارتی رعایتوں سے متعلق مفادات وغیرہ۔

تضاد کے پھیلاؤ کی وجوہات کا تجزیہ (ذاتی، مقامی، قومی اور بین الاقوامی)

(Analysis of Causes of Conflict Escalation at
Personal, Local, National and International Level)

تصاد اور ٹکراؤ کے وجوہات کا تجزیہ کر کے ہم درجہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں:

ذاتی (Personal)

قدرت نے انسان کو فطری طور پر ایسا تخلیق کیا ہوا ہے کہ ہر ایک کی اپنی سوچ، فکر، انداز، نظریہ اور پسند اور ناپسند ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں تضاد کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں افراد کے درمیان تضاد، اختلاف اور لڑائی وغیرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ قدرت نے انسان میں صبر اور برداشت کی صلاحیت بھی پیدا کی ہے۔ اختلافی سوچ اور فکر کی آزادی ہر ایک کا حق ہے لیکن اسے ٹکراؤ کی حد تک پہنچانا بُری بات ہے۔ افراد کے درمیان وسائل کی تقسیم، عزت و ناموس، تفرقہ اور امتیازات کی وجہ سے تصادم پیدا ہونے کے واضح امکانات موجود ہوتے ہیں۔

مقامی (Local)

جب کہیں انفرادی سوچوں، افکار اور نظریات وغیرہ میں اختلاف پیدا ہوتی ہے تو گروہی یا علاقائی شکل اختیار کرتی ہے اور مسئلہ شدت اختیار کرتا ہے۔ اس طرح گروہی ٹکراؤ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ جب یہ گروہ غیر لچکدار طریقے اپناتے ہیں تو تشدد جنم لیتا ہے۔ ہم اپنے ماحول میں اس قسم کے گروہ دیکھتے بھی ہیں اور کہیں کہیں ہم خود بھی کسی گروہ کا حصہ ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں، فشاری گروہ، مفاداتی گروہ، مذہبی گروہ، لسانی گروہ، معاشی گروہ، معاشرتی گروہ اور نسلی گروہ وغیرہ زندہ مثالیں ہیں۔ علاقوں کے درمیان تصادم، قبائل کے درمیان تصادم اور نسلوں کے درمیان تضاد مقامی تصادم کی مثالیں ہیں۔

قومی (National)

قومی سطح پر بھی تصادم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کے اہم اسباب میں نسلی، گروہی، فرقہ وارانہ، مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی طبقاتی نظام اہمیت کے حامل ہیں۔ رواداری کا فقدان، قومی سوچ کی کمی، علاقائیت کی ترقی، تعلیم کی کمی، ایک مضبوط دستور کا فقدان اور غربت وغیرہ ان اسباب کو ہوا دیتے ہیں۔ خانہ جنگی، سیاسی افراتفری اور معاشی بد حالی ایسی اقوام کا مقدر ہوتی ہیں۔

۴۔ عالمی (International):

ریاستوں کے درمیان تصادم یا ٹکراؤ کے پیچھے اُن کے قومی مفادات ہوتے ہیں۔ ریاستیں قومی سلامتی، علاقائی سالمیت، دفاع، اقتصادی ترقی، شہریوں کی بیرون ملک تحفظ، بین الاقوامی بالادستی اور سفارتی رعایتوں وغیرہ کیلئے متصادم ہوتی ہیں۔ اگر عالمی جنگوں کی وجوہات کا تجزیہ کیا جائے تو یہی وجوہات سامنے آتی ہیں۔ ریاستوں کے درمیان جنگیں انہی مفادات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

تصادم کا حل

(Conflict Resolution)

پرامن طریقوں سے مسائل حل کر کے ٹکراؤ اور تصادم کی بنیاد پر کئی کرنا تصادات کا حل کہلاتا ہے۔ تصادف اختلاف کے حل کے مروجہ طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔ گفت و شنید (Negotiations)

جب فریقین پرامن انداز میں مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے مسئلے کے حل کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ گفت و شنید ہے۔ اس حالت میں کوئی تیسرا فریق گفت و شنید میں شامل نہیں ہوتا بلکہ دونوں فریقین خود مذاکرات کی میز پر بیٹھ جاتے ہیں اور مسائل کے حل کیلئے پرامن راستے تلاش کرتے ہیں۔ جیسا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔

۲۔ ثالثی (Mediation)

اس میں اکثر کوئی تیسرا غیر جانبدار فریق دونوں فریقین کو بات چیت کیلئے تیار کرتا ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ تیسرا فریق بات چیت میں حصہ لے یا نہ لے لیکن عموماً تیسرا غیر جانبدار فریق مذاکرات میں شامل ہوتا ہے اور فریقین کو کسی متفقہ لائحہ عمل پر مجبور کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاک بھارت، تاشقند، مذاکرات میں روس نے ثالثی کا کردار ادا کیا تھا۔

۳۔ راضی نامہ (Agreement)

اس طریقہ میں مسئلہ فریقین کی رضامندی سے ایک غیر جانبدار کمیشن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فریقین یہ فیصلہ قبول کرتے ہیں۔ کمیشن پر دونوں فریقین کا متفق ہونا لازمی ہوتا ہے اور کمیشن یا کمیٹی غیر جانبداری کے ساتھ حالات کا جائزہ لے کر فیصلہ کرتا ہے۔

تفتیش (Enquiry)

اس میں غیر جانبدار تفتیش کے ذریعے مسئلے کی تہہ تک پہنچا جاتا ہے اور حقائق معلوم کئے جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں پُر امن گفت و شنید کیلئے راستہ ہموار کیا جاتا ہے۔

نیم عدالتی طریقہ (Arbitration): نیم عدالتی طریقہ میں ایک تیسرا فریق دونوں فریقین کی رضامندی سے قانونی انداز میں قانونی طریقہ سے مسائل کا حل تلاش کرتا ہے۔ اس میں غیر جانبدار فریق ایوارڈ پیش کرتا ہے۔ فریقین اسے قبول کرنے یا نہ کرنے میں آزاد ہوتے ہیں۔

عدالتی طریقہ (Judicial)

اس طریقہ میں دونوں فریقین عدالت جا کر عدالتی فیصلہ کے ذریعے مسائل کا حل ڈھونڈتے ہیں۔ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مسائل کی حل کیلئے عدالتیں موجود ہوتی ہیں۔

اتفاق رائے (Consensus)

مسائل و تصادم کی پُر امن حل کیلئے فریقین کا مخلص اور پُر عزم ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ جب فریقین کو جنگ کی تباہ کاریوں کا احساس ہو تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اتفاق رائے اور پُر امن انداز سے مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔

مل کر کام کرنا (Collaboration)

جب فریقین یہ ارادہ کریں کہ ہر حالت میں مل کر کام کیا جائے گا اور مایوسی سے کام نہیں لیا جائے گا تو مسائل

کی تہہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ جنگ سے کبھی بھی مسائل حل نہیں ہوتے اور بالاخر مذاکرات اور مل کر کام کرنے کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

۹۔ قانون سازی (Legislation)

مسائل اور ٹکراؤ کو روکنے کیلئے قانون سازی کی جاتی ہے۔ قانون دراصل اُن اسباب کا سد باب کرتا ہے جو اختلاف کی وجہ بن سکتے ہیں۔ اس لئے مسائل کے حل کیلئے سب سے اہم ہتھیار موثر قانون سازی ہے۔

۱۔ ذرائع ابلاغ (Media)

ذرائع ابلاغ کے ذریعے افراد، گروہوں اور ریاستوں کے درمیان رواداری، برداشت اور قبولیت کو پھیلایا جاتا ہے اور لوگ پر امن راستے اختیار کرتے ہیں۔

پاکستان میں قومی سطح پر اہم تضادات کی نشاندہی اور اُن کا حل

Identification of Important Conflict at National Level in Pakistan and its Solution

پاکستان کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کی عظیم قربانی کا نتیجہ ہے پاکستان کے قیام کا مقصد ایک ایسی اسلامی ریاست کی تشکیل تھا جہاں لوگ باہمی اخوت، ہمدردی، تعاون اور محبت کے جذباتوں سے سرشار ہوں جہاں اسلام کے نظام کا احیاء ہوگا۔ انصاف کا بول بالا ہوگا ہر قسم کے استحصال سے پاک معاشرہ قائم کیا جائے گا جہالت اور فقر و افلاس کا خاتمہ کیا جائے گا۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے ان اصولوں پر عمل کریں جو اسلام نے قومی وحدت اور اتحاد کیلئے بنائے ہیں قرآن پاک کا ارشاد ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں“ آپس میں تفرقہ مت ڈالو، تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہے اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلامی ریاست میں رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر کسی کو بھی کسی دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں قرآن پاک میں اللہ کے مقرب بندے وہ ہیں جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوں خاندان اور قبیلے صرف شناخت کیلئے پیدا کیے گئے ہیں۔

تحریک آزادی کے وقت ہندوستان کے مسلمان باہمی ہم آہنگی، اتحاد، یگانگت اور تعاون و ہمدردی کے جذبے سے سرشار تھے لیکن ہم اس عظیم جذبے کے تحفظ کرنے میں بُری طرح ناکام رہے قومی وحدت کے راستے میں کچھ تضادات اور روکاؤں موجود ہیں ان میں سے چند کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

1- ”کثیر نسلی معاشرہ:- پاکستان ایک کثیر نسلی معاشرہ ہے اس میں مختلف قومیتیں آباد ہیں قیام پاکستان سے لے کر اب تک ان قومیتوں کے درمیان اختلافات موجود ہیں۔ نوجوانوں کو یہ بات ذہن نشین کرانے کی ضرورت ہے کہ ہماری قومیت ایک ہے اور یہ کہ اس کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔

2- علاقائی ثقافتیں:- اس وقت ملک میں علاقائی کارجان پایا جاتا ہے بعض مفاد پرست عناصر علاقائی ثقافتوں اور علاقائی مفادات کے امین اور علمبردار بننے کے دعووں میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ ثقافت کی آڑ میں اسلامی قدروں کی تضحیک اور مذاق کا سامان بہم پہنچا رہے ہیں ان کے اس طرز عمل سے قومی اور اسلامی شخص کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

3- صوبائی تعصب:- بعض سیاستدان اپنی سیاست چمکانے کی خاطر ایک صوبے کے لوگوں کو دوسرے صوبے کے لوگوں کا حریف بنا کر پیش کر رہے ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے حقوق دوسرے لوگوں نے غصب کیے ہیں ان کا یہ طرز عمل قومی سطح پر تضاد کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔

4- معاشی مسائل:- اس وقت ملک میں غربت، مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے بے چینی اور تضاد کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ایسا عادلانہ نظام قائم کیا جائے کہ ملک میں دولت کی منصفانہ تقسیم ہو اس سے قومی سوچ اور قومی وحدت کے شعور کو جلا ملے گی۔

5- اخلاقی قدروں کا فقدان:- مغرب کی ثقافتی یلغار نے نوجوان نسل پر بُرے اثرات ڈالے ہیں ملک میں فحاشی، عریانی اور بے راہ روی کا ایسا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا ہے کہ اخلاقی قدریں اس طوفان کے سامنے مفقود ہوتی نظر آتی ہیں۔

6- اسلام سے دوری اور مادہ پرستی:- اسلامی تعلیمات سے دوری اور سیکولر نظام نے اس ملک میں جڑیں مضبوط

کی ہیں سیکولر نظام مادہ پرستی کے زیادہ قریب ہے۔ اس نے لوگوں میں مادہ پرستی کے رجحان کو تقویت دی ہے مادہ پرستی کا بڑھتا ہوا رجحان قومی سطح پر تضاد پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

7- سیاسی و جمہوری ثقافت کا فقدان:- پاکستان میں معیاری سیاسی اور جمہوری ثقافت کا فقدان ہے جس سے

سیاسی عمل میں تضاد پیدا ہوتا رہتا ہے ایک بہترین، پائیدار اور مستحکم سیاسی نظام اور وحدت کیلئے مثبت سیاسی اور جمہوری ثقافت کی ضرورت ہوتی ہے۔

8- بین الاقوامی وجوہات:- پاکستان میں تضاد اور تصادم کے اہم اسباب میں بین الاقوامی ہاتھ شامل ہے

عالمی طاقتیں اپنے مفادات کیلئے مختلف عناصر کی پشت پناہی کرتی ہے جس سے تضاد کو ہوا ملتی ہے۔

9- غیر سنجیدہ رویے:- پاکستان میں تضاد اور تصادم کی صورت حال کو سنجیدگی سے نہیں دیکھا گیا ہر حکومت کی

خواہش ہوتی ہے کہ اس کا دورانیہ خیر سے گزر جائے کسی حکومت نے سنجیدگی سے ملک سے تضاد اور تصادم کی صورت حال کو ختم کرنے کیلئے ٹھوس اور مثبت اقدامات نہیں کیے۔

10- نامناسب دستوری نظام:- پاکستان جیسے کثیر الاقوامی اور کثیر النسلی ریاست میں ایک معیاری اور مضبوط

وفاقی کی ضرورت ہوتی ہے پاکستان میں وفاقی نظام تو رائج رہا لیکن مرکز کو زیادہ اختیارات حاصل رہے

صوبے کافی خود مختار نہیں ہیں جس سے تضاد اور تصادم جنم لے رہی ہے حال ہی میں 18 ویں آئینی ترمیم

کے ذریعے متصلہ امور کے اختیارات صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں جس سے صوبوں کی احساس محرومیت ختم

جائے گی اور وفاق مضبوط ہوگا۔

11- سیاسی جماعتوں کی مایوس کن کارکردگی:- جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی

ہے اور بد قسمتی سے اکثر سیاسی جماعتیں قومی مفادات اور امن کو فروغ دینے کے بجائے ذاتی مفادات کے

حصول کیلئے تضاد، ٹکراؤ اور باہمی اختلافات کا سبب بنیں جماعتوں کے درمیان اختلافات اور اقتدار کی سر

کشی نے عوام کو دشمنانہ گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

12۔ میڈیا اور تعلیمی اداروں کے بے حسی:- ذراغ ابلاغ، تعلیمی ادارے اور مذہبی ادارے تضاد اور تصادم کے ختم کرنے یا کم کرنے میں فعال کردار ادا نہیں کر رہے ہیں بد قسمتی سے میڈیا کا کردار مثبت نہیں رہا میڈیا نے اپنے طرز عمل سے ملک کو مزید تضاد اور ٹکراؤ کا شکار بنایا تعلیمی اداروں کی ابتر صورت حال اور مغربی ثقافتی یلغار نے نئی نسل کو برباد کر دیا۔

تشدد کے ذریعے تضادات حل کرنے کے نتائج

(Results of Solving Conflicts Through Violence)

وسائل کی بربادی اور انسانی ضیاع (Destruction of Resources)

تشدد اور جنگ سے اچھے نتائج کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ جنگ میں انسانی ضیاع کے ساتھ ساتھ وسائل اور املاک تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ ختم ہو جاتے ہیں، کہیں بے گھر اور معذور ہو جاتے ہیں۔ بد امنی ہر حالت میں انسانی جان و مال کیلئے خطرناک ہے۔

حکومت کی توجہ (Government's Attention)

جب تشدد کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کی جائے تو حکومت کی توجہ امن کے قیام پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ اس طرح ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ امن و امان کا قیام حکومت کی پہلی ترجیح بن جاتی ہے اور ترقیاتی عمل رُک جاتا ہے۔ سیاسی نظام بُری طرح متاثر ہوتا ہے۔ حکومتی پارٹی کی سیاسی صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے اور ان کا سیاسی مستقبل خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

۳۔ معاشی و سیاسی عدم استحکام (Economic and Political Instabilities)

جہاں کہیں بھی انسانی سماج میں ٹکراؤ اور تصادم موجود ہو تو اس کا منطقی انجام خراب معاشی و سیاسی صورت حال ہوتی ہے۔ جب مسائل کو تشدد کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے تو بے یقینی کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے اور ملک کو اقتصادی اور سیاسی بد حالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۴۔ عالمی سطح پر بدنامی (International Defamation)

جب کسی ملک میں تصادم کے حل کے لیے پر تشدد راستہ اختیار کیا جاتا ہے تو حالات وقتی طور پر قابو میں لائے جاتے ہیں مگر ایسی صورت حال کو دنیا اچھی نظروں سے نہیں دیکھتی۔ یہ حالت عالمی سطح پر ملک کی بدنامی کا سبب بنتی ہے۔ ایسے ممالک کی عالمی برادری میں قدر نہیں کی جاتی اور ریاستیں ایسے ممالک سے تعلقات بھی قائم میں دلچسپی نہیں لیتیں۔ عالمی سطح پر ایسے ممالک کی آواز میں وزن نہیں رہتا۔

قومی سطح پر تصادم کے حل میں حکومتی اقدامات

(Steps of Government to Resolve Conflict at National Level)

دیگر کئی وجوہات کے علاوہ پاکستان میں عالمی سازشیوں نے تصادم، ٹکراؤ اور تضادات کو ہوا دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایسے سازشیوں نے اس ملک میں بد امنی اور ٹکراؤ کو خوب ہوا دی۔ ایسے گروہوں کو سہارا دیا گیا جو اس ملک کی وحدت کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ ایسی سرگرمیاں ہو رہی ہیں جو ظاہراً تو اچھی ہیں لیکن دراصل وہ نامحسوس طریقہ سے ہماری جڑیں کھوکھلی کرنے کے درپے ہیں۔ پاکستان میں غربت، بے روزگاری، مہنگائی، فرقہ پرستی، روایت پسندی اور جاہلیت وغیرہ کو توجہ نہیں دی گئی۔ یہ چیزیں بھی کسی نہ کسی حوالے سے خطرے کا سبب بنتی ہیں۔ پاکستان میں مل کر کام کرنے اور سودا بازی کے ذریعے قومی تضادات حل کرنے کی سوچ پیدا ہو رہی ہے۔ شاید سیاسی قیادت کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ ایک پائیدار، خوشحال، مستحکم اور متحد پاکستان کیلئے اب مل کر کام کرتے

کی اشد ضرورت ہے۔ حکومت نے اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کیلئے کئی اقدامات اٹھائے جن میں اہم درجہ ذیل ہیں:

۱۔ وفاقی انتظامیہ میں ہر نسل اور علاقے کو نمائندگی دینے کی کوشش کی گئی جس سے چھوٹی قومیتوں کے احساسِ محرومیت میں نمایاں کمی ہوئی۔

۲۔ صوبوں کو خود مختاری دینے اور مرکز کے اختیارات کم کرنے کیلئے دستور ۱۹۷۳ء میں مزید ترمیم کر کے صوبوں کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ متصلہ امور کی فہرست کو ختم کر دیا گیا اس طرح صوبوں کی باقی ماندہ اختیارات میں اضافہ ہوا۔ صوبوں کی مرکزی ملازمتوں میں حصہ اور کوٹہ پر نظر ثانی کی گئی۔ صوبائی اسمبلیوں کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ مشترکہ مفادات کی کونسل کا ہر مہینہ اسلام آباد میں اجلاس ہوتا ہے اور اس کونسل کیلئے اسلام آباد میں ایک دفتر قائم کیا گیا۔

۳۔ صوبوں اور مرکز اور صوبوں کے مابین تصادم اور تنازعات ختم کرنے کیلئے سینٹ کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔

۴۔ مسلمانوں اور اقلیتوں کو مساویانہ حیثیت دینے کیلئے سینٹ میں اقلیتوں کی نمائندگی کیلئے چار نشستوں کا اضافہ کیا گیا۔

۵۔ ساتویں مالیاتی ایوارڈ میں مرکز کا حصہ کم کر کے صوبوں کا حصہ بڑھایا گیا۔ چھوٹے صوبوں کے حصے میں کافی اضافہ کیا گیا۔ صدر پاکستان نے بذاتِ خود ماضی کی حکومتوں کی طرف سے بلوچستان کے ساتھ کی گئی زیادتیوں پر معافی مانگی۔

۶۔ بلوچستان میں احساسِ محرومیت کو ختم کرنے کیلئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔ وہاں فوجی اثر رسوخ کم کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ بلوچ قیادت کے خلاف مقدمات واپس لینے کیلئے بھی کوششیں جاری ہیں۔ حال ہی میں بلوچستان کی محرومی کم کرنے کیلئے سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ بلوچستان کو دیا گیا۔

۷۔ پاکستان میں شیعہ سنی اختلافات، مذہبی اور لادینی نظریات کے درمیان توازن قائم کرنے اور مذہبی تصادم کو ختم یا کم کرنے کیلئے حکومت میڈیا، مدرسہ اصلاحات اور نصاب وغیرہ کے ذریعے انتہا پسند رجحانات کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ سیاسی کچھر میں برداشت، قبولیت اور رواداری کو بھی فروغ دے۔

۸۔ پاکستان کی معیشت میں کراچی کا کلیدی کردار ہے۔ یہاں پاکستان کے مختلف لسانی و نسلی گروہ آباد ہیں۔ بد قسمتی سے یہاں لسانی گروہوں کے درمیان تضادات پائے جاتے ہیں۔ اس سے کراچی کی امن تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ ان تضادات کے خاتمہ کیلئے حکومت متعلقہ فریقین کی مشاورت سے کارروائی کرتی رہی ہے۔ کراچی میں نمائندگی رکھنے والی سیاسی جماعتوں کی خواہش ہے کہ کراچی میں قیام امن اور تضادات کے خاتمہ کیلئے بلا تفریق فوجی آپریشن کیا جائے۔

۹۔ پاکستان میں مرد و خواتین کے درمیان فرق بھی ایک اہم تنازعہ رہا ہے۔ اس جہنی تضاد کو کم کرنے کیلئے پاکستان کی قومی اسمبلی میں خواتین کو ساٹھ (60) خصوصی نشستیں دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں حقوق نسواں کو یقینی بنانے کیلئے قانون سازی بھی ہوتی رہی ہے۔

۱۰۔ پاکستان کی چھوٹی قومیتوں کی احساس محرومیت کم کرنے کیلئے ملک میں دیگر صوبوں کے قیام کے بارے میں سوچا جا رہا ہے۔

مل کر کام کرنے، تصفیہ اور اتفاق رائے سے پاکستان میں قومی تضادات کے حل کیلئے حکمت عملی

(Strategies to Resolve Conflicts at National Level in Paksitan Using the Processes of Collaboration, Compromise and Consensus)

اس سے پہلے کہ حکمت عملی پر بات کی جائے یہ ضروری ہے کہ مل کر کام کرنے، تصفیہ اور اتفاق رائے کو سمجھا جاسکے۔

مل کر کام کرنا (Colaboration)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقصد کے حصول کے لئے مل کر کام کیا جائے۔ یہ ایک ایسے عمل کا نام ہے جس میں مشترکہ مقاصد حاصل کرنے کیلئے دو یا دو سے زیادہ افراد یا ادارے مشترکہ طور پر کام کریں۔ یہ ایک اجتماعی عزم ہے کہ ایک مشترکہ مقصد تک پہنچا جائے۔ اس عمل میں عام طور پر علم اور سمجھ کو شریک کر کے اتفاق رائے تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مل کر کام کرنے کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ کسی مشترکہ منصوبہ پر مشترکہ کام کرنے کا عمل ہے۔

تصفیہ کرنا (Compromise)

تصفیہ کا مطلب یہ ہے کہ متضادم فریقین اپنے اختلافات ختم کرنے کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ رعایت کرتے ہیں۔ کچھ لو اور کچھ دو کی حکمت عملی اپنائی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ عمل یا کام یا فیصلہ جو دو مخالف چیزوں کے درمیان ہو۔

۳۔ اتفاق رائے (Consensus)

وہ رائے یا حالت جو تمام گروہ یا متضادم گروہوں کے مابین پیدا ہو جائے اسے اتفاق رائے کہا جاتا ہے۔ یہ عمومی اور وسیع معاہدہ ہوتا ہے۔ یہ لفظ دراصل لاطینی زبان کا ”(Consensus)“ لفظ ہے جس کے معنی ہیں ”مل کر محسوس کرنا“ یا ”سب کا متفق ہونا“۔ اتفاق رائے کو اجتماعی رائے بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کسی گروہ یا گروہوں کا ایسا فیصلہ ہوتا ہے جس میں کسی ایک کی رائے بھی مختلف نہ ہو۔

پاکستان میں قومی سطح پر تضادات کے پائیدار حل کیلئے مل کر کام کرنے، سودا بازی اور اتفاق رائے کے اصولوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر کراچی میں بد امنی اور لسانی تضادات کو ختم کرنے کیلئے وہاں کے متحارب فریقین کو مل کر کام کرنے پر مائل کرنا پڑے گا۔ اس طرح ان کے باہمی مفادات میں لچک کا مظاہرہ کر کے اپنے اپنے موقف سے پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ اگر حکومت اس معاملے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنا چاہے تو متعلقہ گروہوں اور فریقین کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا پڑے گا۔ طاقت کے استعمال سے اس تضاد کو وقتی طور پر دبا دیا تو جاسکتا ہے لیکن پائیدار بنیادوں پر حل نہیں کیا جاسکتا۔ مشہور سیاسی مفکر جے بی روسو کا کہنا ہے کہ Will...not force is the basis of state یعنی عوامی رضا۔۔۔ نہ کہ طاقت ریاست کی بنیاد ہوتی ہے۔

اس طرح بلوچستان اور وفاقی حکومت کے درمیان تضادم کو مستقل اور پائیدار بنیادوں پر حل کرنے کیلئے اصولوں کو سوچنا ہوگا۔ جب فریقین مسئلے کی حل کیلئے مل کر کام نہیں کریں گے تو تضاد کیسے حل ہوگا۔ کچھ سودا بازی کے اصول بھی کام میں لانا ہوگا۔ فریقین کو اپنے موقف میں لچک دکھانا ہوگی۔ تمام متعلقہ فریقین کو اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی تب کہیں جا کر مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان میں صوبوں اور مرکز کے درمیان بسا اوقات انتظامی امور اور مالیاتی امور وغیرہ پر تضاد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دستہ

۱۹۷۳ء میں اس تضاد کو ختم کرنے کیلئے مل کر کام کرنے، سودا بازی اور اتفاق رائے کے اصولوں کو بنیاد بنا کر آئینی اداروں (قومی مالیاتی کمیشن، مشترکہ مفادات کی کونسل اور قومی اقتصادی کونسل وغیرہ) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

- ۱۔ اختلافی سوچ اور فکر کی ----- ہر ایک کا حق ہے۔
- ۲۔ اس وقت ملک میں علاقائیت کا ----- پایا جاتا ہے۔
- ۳۔ سیاسی جماعتیں قومی یکجہتی اور ----- کو فروغ دیتی ہے۔
- ۴۔ دستور 1973ء میں ----- امور کی فہرست کو ختم کیا گیا ہے۔
- ۵۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں خواتین کو ----- خصوصی نشستیں دی گئی ہیں۔

2۔ درجہ ذیل سوالات کا موزوں جواب یعنی (ا، ب، ج یا د) منتخب کر کے ہر سوال کے سامنے دیئے گئے خالی خانہ میں لکھیں۔

- ۱۔ عالمی تاریخ میں جتنی بھی جنگیں ہوئی ہیں ان میں جنگ کا ایک اہم سبب ----- بھی تھا۔ ☐

(ا) تفریق (ب) طاقت (ج) عوام (د) حکومت

دیے گئے جملوں میں صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں:

صحیح - غلط

صحیح - غلط

صحیح - غلط

صحیح - غلط

صحیح - غلط

صحیح - غلط

صحیح - غلط

صحیح - غلط

تقدیر اور تصادم تمام مسائل کا حل ہے۔

ثقافتوں کے درمیان تصادم ہوتے رہتے ہیں۔

بھارت اور پاکستان کے درمیان مسائل گفت و شنید سے حل نہیں ہو سکتے۔

جنگوں سے مسائل کبھی بھی حل نہیں ہوتے۔

پاکستان میں عورت کا اعلیٰ سماجی مقام ہے۔

پاکستان میں ایک معیاری سیاسی ثقافت کا فقدان ہے۔

مشترکہ مفادات کی کونسل کا ہر دو سال بعد اسلام آباد میں اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں۔

مشترکہ منصوبہ پر مل کر کام کرنا مشترکہ کام کرنے کا عمل ہے۔

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

۱۔ پاکستان کس طرح کثیر القومی ملک ہے؟

۲۔ کن لوگوں کے ساتھ نامناسب رویے روار کھے جاتے ہیں؟

۳۔ معاشی طبقاتی ٹکراؤ کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

۴۔ پاکستان میں تشدد کے عالمی وجوہات کیا ہیں؟

۵۔ سودا بازی کی تعریف کریں۔

6۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات دیں۔

- ۱۔ تضاد یا تصادم کیا ہے اور اسکی بنیادی وجوہات کیا ہیں؟
- ۲۔ تضادات کا حل کن طریقوں سے ممکن ہے؟
- ۳۔ پاکستان میں تصادم یا تضادات کی نشاندہی کریں اور وجوہات بیان کریں۔
- ۴۔ تضاد، تصادم، جنگ یا ٹکراؤ کے ذریعے مسائل حل کرنے کے کیا نتائج ہوتے ہیں؟
- ۵۔ پاکستان میں قومی سطح پر تضادات کو کیسے دیکھا گیا ہے تفصیلی جواب دیں۔

عملی سرگرمیاں:

- سرگرمی نمبر ۱۔ کلاس میں نقلی تضاد پیدا کر کے گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی مشق کریں۔
- سرگرمی نمبر ۲۔ تضاد کے وجوہات پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کریں۔
- سرگرمی نمبر ۳۔ کلاس میں اپنے علاقے کی ایسی شخصیت کو دعوت دیں جو جڑگوں کے ذریعے مقامی تضادات و مسائل حل کرنے کی مہارت رکھتے ہوں اور وہ اپنے تجربات و مشاہدات پر لکچر دیں۔